کتاب الشفاء کا تعارف اور اس کی مقبولیت

حافظ محمد رمضان*

صلاح الدین**

فضائل و شمائل رسول اللہ ﷺ کے حوالے سے ہر دور میں ائمہ و اسلاف بڑی جامع کتب تصنیف کرتے رہے ہیں جن سے انسانی قلوب پر عشق و محبت اور عظمت و تکریم رسول ﷺ کے نقوش ثبت ہوتے رہے ہیں۔ فضائل رسولؐ پر لکھی جانے والی کتب میں قاضی عیاض مالکی اندلسی (م-۱۱۵۰ء/۵۴۴ھ) کی کتاب کو ہر زمانہ میں ایک امتیازی اور انفرادی شان حاصل رہی ہے یہ گراں مایہ تصنیف عقیدے کی صحت و درستگی میں انتہائی اہمیت و افادیت کی حامل ہے اپنے مضامین و مندرجات پر خود دال ہے جیسا کہ نام سے ظاہر ہے۔

''الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ'' اس کا اجمالی معنی یہ ہے سرور کائناتؐ کے فضائل و کمالات نبوت و رسالت اور حقوق و آداب کا ذکر سراپا شفاء ہے سو جہاں یہ مقام مصطفیٰ ﷺ کی معرفت و حقیقت سے آگاہ کرتی ہے وہاں ذات مصطفیٰؐ سے محبت کا راستہ بھی دکھاتی ہے، اور مضطرب و بے چین دلوں کے لئے راحت و سکون کا باعث بھی ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے فضائل و محامد، آداب و حقوق کے حوالے سے یہ گراں قدر تصنیف ہر قسم کی بداعتقادی و گمراہی قلبی و روحانی امراض اور شکوک و شبہات کا نہ صرف بتوفیق ایزدی ازالہ کرتی ہے بلکہ ان کے لیے شفاء کلی کی حیثیت بھی رکھتی ہے مگر یہ شفاء یابی حقوق مصطفیٰؐ کی معرفت اور بجا آوری کے بغیر ممکن نہیں، نیز اس کتاب کی یہ امتیازی خصوصیت ہے کہ ذات رسول ﷺ کے ساتھ امت کا تعلق و ربط نہ صرف مضبوط و مستحکم کرتی ہے بلکہ تعلیمات رسولؐ کے ساتھ پختگی ایمان کے لئے توجہ مرکوز کرتی ہے یہی حقیقی تصور دین ہے جو ائمہ و اسلاف سے نسل در نسل امت کو منتقل ہوتا چلا آ رہا ہے۔(۱)

''الشفاء'' کی ایک قابل قدر خصوصیت یہ ہے کہ اس کتاب میں سیرت مبارکہ کا ایک متحرک جامع اور بسیط مرقع قاری کی نگاہ کے سامنے آجاتا ہے جو انسان کو اتباع کی طرف مائل کرتا ہے اور اس طرح کی گوناگوں خصوصیات کی باعث صدیوں سے یہ کتاب اہل علم کے درمیان مقبول رہی ہے اور ناممکن ہے کہ کوئی سیرت نگار بغیر ''الشفاء'' کا مطالعہ کئے ہوئے سیرت پر قلم اٹھائے۔(۲)

---

*پی ایچ ڈی سکالر، گومل یونیورسٹی، ڈیرہ اسماعیل خان، پاکستان۔

** اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامیات، گومل یونیورسٹی، ڈیرہ اسماعیل خان، پاکستان۔

کتاب کا موضوع اور مقصد تالیف:

کتاب الشفاء کا شمار سیرت کے مشہور و متداول مفہوم کے لحاظ سے کتب سیرت نہیں ہوتا کیونکہ اس میں قاضی عیاض رحمۃ اللہ نے اس زمانی انداز کا اہتمام نہیں کیا جس کا عام طور پر کتب سیرت میں کیا جاتا ہے۔ مثلاً علامات نبوت، اور اس کے معجزات، رضاعت، طفولت و بعثت بلکہ انہوں نے سیرت سے مخصوص مقاصد کے حصول کی خاطر چند اقتباسات و منتخبات کو جمع کیا ہے۔ (۳)

ان میں بعض کی طرف خود مؤلف نے کتاب کے مقدمے میں اشارہ فرمایا ہے جب یہ کہا:

" حسب المتامل ان تحقق ان كتابنا هذا نجمعه لمنكر لنبوة نبينا ﷺ ولا لطاعن في معجزاته فنحتاج الى نصب البر اهين عليها .. بل العناه لاهل ملته الملبين لد عو ته المصدقين لنبوته ليكون تاكيد اعلى محبتهم له و منماة لأ عمالهم ليز و ا ايمانا مع ايمانهم "(۴)

" غور و فکر کرنے والے کے حساب سے یہ بات محقق ہے کہ ہماری یہ کتاب ہم نے اسے اپنے نبی کریم ﷺ کی نبوت کے منکر یا آپؐ کے ان اہل ملت کے لیے تالیف کیا ہے جو آپ کی دعوت پر لبیک کہنے والے اور آپ کی نبوت کی تصدیق کرنے والے ہیں۔ تاکہ یہ آپ سے ان کی محبت کی توثیق اور ان کے اعمال کی معراج ہو اور وہ مزید اپنے ایمان و ایقان میں آگے بڑھیں۔"

یہی وجہ تھی جس کے پیش نظر آپ نے اس زمانی تخطیط کو ترک کیا جو عام طور پر اس طرح کی تالیفات میں اپنائی جاتی ہے اور اس کی بناء اپنی طرف سے اس طرح رکھی جس سے اس محبت و شوق کی تاکید کمال نبویؐ کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کر کے کی جائے۔

سیرت پاک کی وادی وہ وادی ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی مدد اور توفیق حاصل نہ ہو تو قدم قدم پر ٹھوکر کھانے کا مقام ہے میں تو سیرت لکھنے میں ثواب اور اللہ تعالیٰ کی عنایت و مہربانی کی آس لگائے ہوئے ہوں۔ کیونکہ میں نے ایک پاک ذات کی تعریف اور بلند مرتبے کو بیان کیا اور ان کے عظیم اخلاق اور ان کی خصوصیات کا تذکرہ کیا جو ان سے پہلے کسی مخلوق میں جمع نہیں ہوئی ہیں اور آپؐ کے ان حقوق کو بیان کیا جن میں خدا تعالیٰ کی فرماں برداری ہے اور جو تمام حقوق میں سب سے بڑے ہیں۔ (۵)

الشفاء کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ سیرت مبارکہ سے متعلق وہ موضوعات جن پر مصنف سے پہلے کسی بھی سیرت نگار نے قلم نہیں اٹھایا تھا حضرت مصنف ان کو زیر بحث لائے ہیں اور اسرائیلی روایات کی بنا پر حضرات انبیا علیہم السلام پر جو

اعتراضات وارد ہوئے ہیں ان کا کافی ووافی جواب دے کر بہت ساری غلط فہمیوں کو رفع کیا ہے۔ چنانچہ قاضی عیاض فرماتے ہیں" اس میں حضور کی ان خصوصیات وحقوق کا بیان ہے جو اس سے پہلے کسی مخلوق میں جمع نہیں ہوئیں آپ ﷺ کے حقوق کی معرفت اللہ کی ایسی اطاعت ہے جو تمام حقوق سے بلند تر ہے تاکہ اہل کتاب یقین کی دولت حاصل کریں اور مومنوں کے ایمان میں زیادتی ہو اور اس لیے اللہ تعالی نے اہل کتاب سے یہ وعدہ لیا تھا کہ وہ حضور ﷺ کی صداقت لوگوں پر ظاہر کردیں گے اور کسی سے حقیقت کو نہیں چھپائیں گے لیکن اہل کتاب نے ایسا نہیں کیا اور آپ کو پہچاننے کے باوجود محض ضد اور حسد کی وجہ سے آپ ﷺ کی سچائی اور فضیلتوں پر پردہ ڈالے رہے لہذا اب مسلمان علماء کا فرض ہے کہ وہ دنیا میں آپ کی شان کا اظہار کریں۔ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس عالم سے کسی علم کے بارے میں دریافت کیا جائے اور وہ اسے جان بوجھ کر چھپالے تو قیامت کے دن اسے آگ کی لگام چڑھائی جائے گی یہ حدیث سن کر میں نے آپ ﷺ کی سیرت کے بیان کرنے میں جلدی کی تاکہ میں اس فرض کو ادا کرسکوں جو میرے اوپر عائد ہوتا ہے۔" (۶)

اس کتاب کا اصل نام" الشفاء" ہے۔ اور اس کا لاحقہ" بتعریف حقوق المصطفی ﷺ" ہے جو کتاب کے نفس مضمون یعنی اس کے مندرجات ومشتملات اور متضمنات پر دلالت کرتا ہے۔ گویا کہ کتاب کے نام ہی سے اس امر کی نشان دہی ہوجاتی ہے کہ اس کا موضوع کیا ہے اور اس کے اندر کون سے مضامین کو بیان کیا گیا ہے۔ (۷)

الشفاء کا پہلا معنی:

الشفاء کا پہلا معنی یہ بیان کیا گیا ہے۔ (التخلیص من سوء الاعتقاد) بد اعتقادی سے خلاصی اور رہائی پانا شفاء ہے۔ جس چیز سے شفاء پانا مقصود ہے وہ مرض کی ایسی حالت ہے جس سے انسان نکل کر شفا کی حالت کو پہنچتا ہے۔ وہ حالت مرض عقیدے کی گمراہی اور بد اعتقادی ہے۔ قاضی عیاض رحمتہ اللہ علیہ نے اس لئے اس کتاب کا یہ نام رکھا کہ اس کے مطالعہ کے بعد انسان مرض کی مذکورہ حالت سے شفاء حاصل کرتا ہے۔ رہا یہ سوال کہ اس کتاب کے ذریعے مرض بد اعتقادی سے رہائی کیونکر نصیب ہوتی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اس کتاب کی توسط سے جو کہ حضور ﷺ کے کمالات وفضائل پر مشتمل ہے، آپ کے مقام سے معرفت حاصل ہوتی ہے اور یہ معرفت حاصل کرنا ہی بد اعتقادی کے مرض کے خاتمے کی ضمانت دیتا ہے۔ یہاں اس امر کی وضاحت ضروری ہے کہ قاضی عیاض نے نام رکھنے کے باب میں یہ بات اپنی طرف سے نہیں کی بلکہ انہیں یہ تصور بھی قرآن سے ملا ہے جس کی بناء پر انہوں نے کتاب کا نام" الشفاء" رکھا۔ اگر اس بات کی سمجھ آجائے کہ اللہ تعالی نے حضور ﷺ کو کیا شان عطا فرمائی ہے تو اس مرض کا جو سینوں میں پلتا ہے۔ ازالہ ہوجاتا ہے اور اس روگ سے باطن پاک ہوجاتا ہے جو آنحضور ﷺ کے بارے میں بد عقیدگی کا موجب بنتا ہے۔ (۸)

الشفاء کا دوسرا معنی:

کلام عرب میں شفاء کا دوسرا معنی قضائے حاجت ہے یعنی حاجت اور مراد کے برآنے کو شفا کہتے ہیں۔(نال مرادہ نال حاجتہ فطابت)۔ وہ اپنی مراد کو پا گیا، اپنی حاجت کو پا گیا اور اس کا دل خوش ہو گیا۔ طاب۔ طیب میں خوشی اور راحت کا معنی پایا جاتا ہے۔ اس مقام پر شفا کے دو معنی ہوئے۔ ایک حاجت برآری کا دوسرا دل کی راحت یابی کا۔ گویا معنی کی رو سے شفا اس کو کہتے ہیں کہ حاجت برآئے اور دل کو راحت نصیب ہو جائے۔ اس اعتبار سے یہ کتاب الشفاء ایک ایسی کتاب ہے جس سے حاجات پوری ہوتی ہیں اور جب حقوق و آداب نبوت اور رسول ﷺ کے فضائل و کمالات کا ذکر ہوتا ہے تو دل سکون آشنا ہوتا چلا جاتا ہے۔ الشفاء کے دو معنی جدا جدا لیں تو ایک طرف حاجت اور مراد برآنے کا معنی اور دوسری طرف دل کو راحت اور سکون نصیب ہونے کا معنی پیدا ہوتا ہے۔

الشفاء کا تیسرا معنی:

الشفا کا تیسرا معنی دل کو پسند آنے کا آتا ہے اس سے ایمان کی وہ علامت مراد ہے کہ جب حضور ﷺ کا ذکر ہو رہا ہو تو یہ بات دل کو پسند آئے یعنی ذکر محبوب دل کے لئے سکون و اطمینان کا باعث ہو اس کی تصدیق قرآن مجید سے ہو جاتی ہے۔ ارشاد باری ہے:

﴿اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ﴾ (۱۰)

''یاد رکھو اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو تسلی ہوتی ہے۔''

محبوب کے ذکر سے بے قرار دلوں کو قرار اور چین نصیب ہوتا ہے۔ کہ حضور ﷺ کا ذکر اللہ کے ذکر سے جدا نہیں تو جس طرح اللہ کی اطاعت اور رسول کی اطاعت فی الاصل ایک ہی بات ہے اسی طرح ان کا ذکر ہی ایک ہی بات ہے گویا اللہ کی بندگی اور حضور ﷺ کی اطاعت و اتباع، اللہ کی ناراضگی اور حضور ﷺ کی ناراضگی، اللہ کی رضا اور حضور ﷺ کی رضا ایک دوسرے سے جدا نہیں اور ان تمام کی طرح ذکر الٰہی اور ذکر رسول کو بھی ایک دوسرے سے جدا نہیں کیا جا سکتا۔ حضور ﷺ پر درود بھیجنا حضور الصلوۃ والسلام کا ذکر ہے اور یہی اللہ کا ذکر ہے اس کتاب نے بتایا کہ حضور ﷺ کے ذکر پاک سے مرادیں برآتی ہیں، مضطرب اور بے چین دل سکون و راحت آشنا ہوتے ہیں۔(۱۱)

الشفاء کا چوتھا معنی:

الشفاء کا چوتھا معنی حتمی اور قطعی کا آتا ہے شفاء سے اسم فاعل ہے شافی، الشافی ''جواب شاف'' یعنی ایسے جواب کو کہتے ہیں جس کے بعد کسی اور جواب کی ضرورت ہی نہ رہے۔ اسے جواب قاطع یکتفی بہ کہتے ہیں یعنی وہ جواب جو ہر شک کو قطع اور زائل کر دینے والا ہو جواب شافی ہی کہلائے گا۔ اسی لئے لغت کی کتابوں میں 'الشفاء' کا معنی (التخلیص من

الشکوک) شکوک وشبہات سے خلاصی پانا بھی آتا ہے۔ انسان کا دل شکوک وشبہات سے اس وقت خلاصی پاتا ہے جب اس کے سارے تردد واعتراضات رفع ہو جاتے ہیں اور اسے ایسے شافی جواب مل جاتا ہے جسے سن لینے کے بعد اس کے پاس شک وشبہ کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ کسی سوال واعتراض یا شک وشبہ کا وہ آخری وحتمی جواب جس کے بعد کوئی شک وشبہ اور تردد وتامل باقی نہ رہے اور دل میں حتمیت وقطعیت کی کیفیت پیدا ہو جائے اس کے لئے "الشفاء" کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ ایمان کے باب میں جملہ شکوک وشبہات اس وقت ختم ہوتے ہیں جب حضور ﷺ کی معرفت نصیب ہوتی ہے اس تصور کی وضاحت قرآن حکیم نے اس طرح فرمائی ہے:

﴿فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ﴾ (۱۲)

"بیشک میں نے اس سے قبل تمہارے اندر عمر کا ایک حصہ گزارا ہے تو کیا تم عقل نہیں رکھتے۔"

حضور ﷺ کی زبان حق ترجمان سے یہ کلمات کہلوا کر اللہ رب العزت نے آپ کی سیرت مقدسہ کے اس پہلو کو ان لوگوں کے سامنے رکھ کر جو اسلام اور اللہ کی وحدانیت کے بارے میں شک وشبہ رکھتے تھے اور ان کے دلوں میں تردد اور تامل تھا ایسا شافی اور قطعی جواب عطا فرمایا کہ پھر اس کے بعد کسی دلیل اور جواب کی حاجت نہ رہی۔ اس طرح قاضی عیاض نے کتاب الشفاء لکھ کر دلوں کو شکوک وشبہات سے پاک کر دیا اور یہ کیفیت حضور ﷺ کی شان کے عرفان سے نصیب ہوئی۔ (۱۳)

الشفاء کا پانچواں معنی:

الشفاء کا پانچواں معنی دوا ہے اور یہ مجاز مرسل کے طور پر استعمال ہوتا ہے یعنی:

"تسمية السبب باسم المسبب" "سبب بول کر مسبب مراد لینا۔"

یہ مجاز مرسل کی ایک نوع ہے جس پر نام رکھنے کا مفاد یہ ہے کہ دوا سبب اور شفا یعنی سبب کا نتیجہ مسبب کہلاتا ہے۔ (۱۴) الشفاء کے پہلے چاروں معانی جو بیان کئے گئے ہیں وہ بطریق حقیقت ہیں اور یہ پانچواں معنی بطریق مجاز مرسل ہے۔ اس معنی کی رو سے "الشفاء" اس کتاب کا نام ہے جو دل کے اس روگ اور بیماری کی دوا ہے جس کا سبب سوء اعتقاد ہے۔ (۱۵)

الشفاء کا چھٹا معنی:

الشفاء کا چھٹا معنی ہے: (رجوع الاخلاط الی الاعتدال) یعنی اخلاط کا اعتدال کی طرف رجوع کرنا۔ یہ معنی جرجانی کی کتاب التعریفات سے ماخوذ ہے۔ جسم انسانی کی صحت کا دارومدار چار اخلاط یعنی صفرا، بلغم، سودا اور دم (خون) پر ہے۔ جن کے بارے میں حکماء کا کہنا ہے کہ اگر کوئی ان میں سے حد اعتدال سے تجاوز کر جائے تو مرض پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر ان خلطوں میں افراط وتفریط ختم ہو جائے اور وہ سب اعتدال پر آجائیں تو شفا حاصل ہو جاتی ہے۔ شفاء کے پہلے جتنے بھی معانی بیان ہوئے ہیں وہ سب کے سب قلبی اور روحانی بیماریوں کے لئے مختص تھے اس معنی میں جسمانی بیماری کے لئے شفاء

کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ تاہم اس کا اطلاق ایمانی، روحانی اور قلبی بیماریوں سے صحت پر بھی کیا جا سکتا ہے۔ اس اعتبار سے جس طرح انسانی جسم میں افراط و تفریط جسمانی بیماری کا موجب بنتا ہے۔ بعینہ انسانی عقیدہ میں افراط و تفریط سے قلبی و روحانی امراض جنم لیتے ہیں۔ اگر کوئی شخص توحید و رسالت، صحابہ و اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین سے متعلق اپنے عقیدے میں افراط و تفریط کا شکار ہو گیا تو سمجھ لیجئے کہ وہ شخص قلبی اور روحانی مریض بن گیا۔ قاضی عیاض نے علم حدیث کی روشنی میں فضائل و محامد اور آداب و حقوق کو بالخصوص اپنی اس گرانقدر تصنیف کا موضوع بنایا ہے۔ اس کے مطالعے سے ایمان کی سلامتی کے باب میں ان تمام شکوک و شبہات کا بتوفیق ایزدی ازالہ ہو جاتا ہے اور سوء اعتقاد کا خاتمہ جسمانی، قلبی و روحانی امراض سے نجات دلا کر انسان کو کلی شفاء سے بہرہ یاب کرتا ہے اور یہ شفاء حضور ﷺ کے فضائل و کمالات کی معرفت و اعتراف سے نصیب ہوتی ہے اس کے بغیر انسان جو چاہے کرتا پھرے شفاء اس کے قریب بھی نہیں پھٹک سکتی۔ (۱۶)

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ اس کتاب کے ذریعے یہ بات ذہن نشین کرانا چاہتے ہیں کہ لوگو! جسم روح، قلب و باطن کی بیماریاں اور ایمان و اعتقاد کے فساد کا علاج منحصر ہے حضور ﷺ کے حقوق کی معرفت پر اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے حقوق کی معرفت کا مقصد وحید یہ ہے کہ آداب بارگاہ مصطفی ﷺ صحیح طریق پر بجالائے جا سکیں۔ اگر ایسا ہو گیا تو پھر بارگاہ بیکس پناہ سے ابدی سعادتیں نصیب ہوں گی اور وہ فیضان حاصل ہو گا کہ اس کے تصدق سے شفاء میسر آ جائیگی اور وہی شفاء ہر مرض کی دوا بن جائے گی۔ یہ گویا اس پوری کتاب کے نام کا خلاصہ اور مفہوم تھا جس کے ذریعے قاضی عیاض نے اختصاص چونکہ اختصاص اللہ ہے تو گویا یہ بتایا جا رہا ہے کہ اس میں اختصاص بھی ہے غیر کی نفی بھی ہے اور تاکید بھی اس لئے اس کے اندر معارف کا ایک بحر بیکراں موجزن ہے۔ قاضی عیاض نے دانستہ تعریف کا لفظ استعمال کیا حالانکہ یوں بھی کہا جا سکتا تھا 'الشفاء بحقوق المصطفی ﷺ حرف 'با' کے معانی و معارف اور تمام اطلاقات اس سے میسر آ سکتے تھے اور اختصاص کے حصہ کو چھوڑ کے اس میں وہ سب کچھ آ سکتا تھا جو قاضی عیاض نے تعریف کے اضافے سے شامل کر لئے۔ قاضی عیاض نے ''**تعریف حقوق المصطفی**'' کہہ کر قاری کو یہ بات ذہن نشین کرانا چاہی کہ اگر وہ قلب، روح، باطن اور ایمان و اعتقاد کی اصلاح کا تیر بہدف نسخہ اور دوا حاصل کرنا چاہتا ہے تو وہ حقیقی شفاء حضور اکرم ﷺ کے حقوق کی معرفت سے مختص ہے۔ شفاء کو حقوق مصطفی ﷺ سے مختص کرنے کی وجہ یہ ہے کہ بغیر اس معرفت کے کوئی شخص بارگاہ مصطفوی ﷺ سے صحیح تعلق قائم نہیں کر سکتا۔ گویا بارگاہ مصطفوی سے صحیح تعلق قائم کرنے کا انحصار حقوق مصطفوی ﷺ کی معرفت اور اسے تسلیم کرنے پر ہے۔ اس طرح جب اس بارگاہ بے کس پناہ سے غلامی کا تعلق قائم ہو گا تو وہ فیضان میسر آئے گا جو اس بارگاہ سے مختص ہے۔ (۱۷)

حقوق مصطفی ﷺ:

قرآن و سنت کے بالاستیعاب مطالعہ کی روشنی میں امت مسلمہ پر آقائے دو جہاں علیہ التحیۃ والثناء کے چھ

بنیادی حقوق بنتے ہیں جن میں ہر حقوق کی کچھ اپنی شرائط، تقاضے اور آداب ہیں۔ قرآن حکیم میں اللہ رب العزت نے حضور نبی اکرم ﷺ کے حقوق کو اجمالی طور پر یوں بیان فرمایا ہے:

﴿فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَ عَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَ اتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ (۱۸)

''وہ جو اس پر ایمان لائے اور اس کی تعظیم اور اس کی مدد کی اور اس نور کی پیروی کی جو اس کے ساتھ نازل ہوا وہی بامراد ہوئے۔''

اس آیہ مبارکہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چار حقوق ثابت و متحقق ہیں۔

۱۔ ایمان ۲۔ تعزیر ۳۔ نصرت ۴۔ اتباع

۵۔ وجوب تعظیم ۶۔ وجوب نصرت

یہاں اس بات کا تذکرہ بے محل نہ ہوگا کہ قاضی عیاض علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب میں آخری حق (وجوب نصرت) کا ذکر نہیں کیا۔ (۱۹)

یہی کتاب الشفاء قاضی عیاض اندلسی کی شہرت کی وجہ بنی۔ یہ عربی زبان میں ہے۔ اس کی دو جلدیں ہیں اور چار قسموں پر مشتمل ہے۔ قسم اول کے چار ابواب ہیں اور کل ۷۹ فصول ہیں (پہلے باب کی دس، دوسرے کی ستائیس، تیسرے کی بارہ اور چوتھے باب کی تیس فصلیں ہیں) قسم دوئم میں بھی چار ابواب ہیں اس کی کل ۲۴ فصول ہیں (پہلے باب کی چار، دوسرے کی پانچ، تیسرے کی چھ اور چوتھے کی نو فصلیں ہیں) قسم سوم کے دو باب ہیں اس کے کل ۲۴ فصلیں ہیں (باب اول کی سولہ اور باب دوم کی آٹھ فصول ہیں)۔ اور قسم چہارم کے تین ابواب ہیں۔ اس میں بائیس فصول ہیں۔ (باب اول کی نو، باب دوم کی چار، باب سوم کی نو فصلیں ہیں) اسطرح دونوں جلدوں کی کل فصول (۱۴۹) بنتی ہیں اس کتاب کے کئی اردو تراجم ہو چکے ہیں۔ یہ دلوں کے امراض کیلئے شفاء ہے اور محبت و عقیدت اس کتاب میں نمایاں ہے۔

کتاب الشفاء کی مقبولیت:

سیرت نگاروں میں سے قاضی عیاض کا نام، کتاب الشفاء کی بدولت شہرت کی بلندیوں تک جا پہنچا۔ قاضی عیاض نے رسول اکرم ﷺ کے اخلاق، معجزات اور کرامات کو ایسے طریقے سے بیان کیا کہ ان کی والہانہ عقیدت و محبت سامنے آ گئی۔ ایسی وارفتگی پہلے کسی کتاب میں نہ دیکھی گئی تھی۔ مقری اپنے چچا سعید بن احمد سے ان کا ایک قول نقل کرتے ہیں:

"ماالف فی الملة المحمدیه مثل کتاب الشفاء للقاضی عیاض"

''پوری ملت محمدیہ میں قاضی عیاض کی الشفاء'' جیسی کتاب تالیف نہیں کی گئی۔''

اس کتاب کے فضائل بے شمار ہیں چنانچہ مقری کا ہی کہنا ہے:

"وفضائل هذا الكتاب لاتستوفى" (۳۰)

اس کتاب کے فضائل کی گنتی ناممکن ہے۔اس وجہ سے انہوں نے اسے نعمۃ ربانیہ یعنی عطیہ خداوندی قرار دیا ہے۔آپ فرماتے ہیں۔

"لو يمترى من سمع كلامه العزب السهل المنور فى وصف النبى ﷺ وو صف اعجاز القرآن ان تلك نفحات ربانيةومنحة صمدانية خص الله بها هذاالامام"(۳۱)

''وہ شخص جو نبی کریم ﷺ کی شان اور اعجاز قرآن کی تعریف میں ان کے شریں' آسان اور پر انوار کلام کو سنتا ہے وہ شک نہیں کرتا کہ یقیناً یہ عطیہ خداوندی اور نوازش صمدانی ہے جس سے اللہ تعالی نے اس امام کو منتخب کر لیا تھا۔''

یہ کتاب مصر، ترکی، ہندوستان سے متعدد مرتبہ چھپ چکی ہے اس کتاب کی بے شمار شروحات ہیں حاجی خلیفہ نے پانچ صفحوں پر مشتمل تفصیل فراہم کی ہے۔اس کتاب الشفاء کا اردو ترجمہ نسیم الریاض کے نام سے محمد اسماعیل کاندھلوی نے کیا دوسرا ترجمہ نذیر احمد جعفری نے کیا ایک اور ترجمہ احمد علی شاہ نے لاہور میں ۱۹۱۴ء میں کیا۔(۳۲)

کتاب الشفاء کی شروحات اور مختصرات کو دیکھ کر اس کی اہمیت اور مقبولیت کا اندازہ ہو جاتا ہے۔اس کو اکثر ائمہ کرام اور مصنفین نے منقول کر کے اس کی اہمیت بیان کی ہے۔کئی قدیم علماء کے ہاں ان کے صدور وعیون میں ''الشفاء'' کی قدر و منزلت پیدا ہوئی کیونکہ یہ اس محفوظ مدحت پر مشتمل ہے جو اس کے عظیم مولف کی روحوں میں جاگزیں تھی یہی وجہ ہے کہ فقہاء کرام نے اس کو ہاتھوں ہاتھ لیا اور صوفیائے عظام نے اس خاص محبت، شوق اور مسرت سے برکت کو تلاش کیا۔(۳۳)
شاہ عبدالعزیز صاحب تحریر فرماتے ہیں:

''غرض یہ بڑی اہم، عجیب اور نہایت مقبول کتابوں میں سے ہے بعض شاعروں نے اس کی منظوم تعریفیں کی ہیں۔''(۳۴)

مسلمانوں کی بہت سی تعداد اپنے مصائب وآلام اور امراض شدیدہ میں بھی الشفاء کی تلاوت کرتے ہیں اور معجزات رسول ﷺ پڑھ کر روح کو تسکین دیتے ہیں۔قرأت میں آسانی کے لیے تاکہ آسانی سے پڑھی جا سکے اس کو تیس اجزا میں تقسیم کیا گیا ہے۔اور یہ مغرب سے طبع ہوئی۔کتاب الشفاء سے غایۃ قصوی ملتی ہے اس کتاب کو اللہ کا قرب حاصل ہے اور اس کتاب کے فضل ختم نہیں ہو سکتے اور اللہ کی رحمت کے قائل ہیں۔(۳۵)

جبکہ محترم حریشی شفاء شریف کی اپنی شرح کے مقدمہ میں کہتے ہیں:

"وقد جربت نكته لدفع الازمات وكشف الكربات" (۲۶)

"میں نے یقیناً اس سے مشکلات کے دور ہونے اور مسائل کے چھٹ جانے کا تجربہ کیا ہے۔"

اور متاخرین علماء میں سے بھی اس کے شارح الشفاء شیخ عدوی اور عظیم مورخ وفقیہ عباس بن ابراھیم مراکشی جیسے لاتعداد حضرات نے توثیق کی ہے۔ (۲۷)

کتاب الشفاء کے بارے میں بات کرتے ہوئے ابن فرحون نے کتاب الدیباج المذہب میں لکھا ہے:

"وله التصانيف المفيده البديعة. منها كتاب الشفاء بتعريف حقوق المصطفى ﷺ ابدع فيه كل الابداع و سلم له اكفائه كفائة فيه ولم ينازعه احد في الانفراد به ولا انكروا اعزية السبق اليه بل تشوقوا للوقوف عليه وانصفوا في الاستفادة منه وحمله الناس عنه وطارت نسخه شرقاً وغرباً" (۲۸)

"کہ قاضی کی تالیفات کی تعداد مختصر ہے مگر وہ جامع کتابوں کے مصنف ہیں اور کتاب الشفاء اہم تصنیف ہے مصنف کی انفرادیت، جدت اور سبقت وتقدم کا شرف مسلم ہے لوگوں نے اس کتاب کی نقل وروایت کر کے اس سے بڑا استفادہ کیا ہے۔ اور شرق وغرب ہر جگہ اس کا غلغلہ بلند ہے۔"

یہ بتانا ضروری ہے کہ کس کس نے قاضی عیاض کے بارے میں لکھا ہے کتاب الشفاء کی مقبولیت کے حوالے سے بے شمار مثالیں ملتی ہیں اس کتاب کی تعریف میں اشعار بھی لکھے اور پڑھے گئے ہیں۔ لسان الدین خطیب کا شعر حوالہ کے طور پر پیش کرتے ہیں:

"شفاء عياض للصدور شفاء وليس للفضل قد حواخفاء" (۲۹)

"شفاء قاضی عیاض دلوں کی شفاء ہے اور جس فضیلت پر مشتمل ہے وہ مخفی نہیں۔"

کتاب الشفا کی مقبولیت کے حوالے سے مزید حوالہ دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ مشہور مصنف حاجی خلیفہ نے اپنی کتاب کشف الظنون میں اس کتاب کو خراج تحسین پیش کیا۔ حاجی خلیفہ بیان کرتے ہیں:

"وهو كتاب عظيم النفيع كثير الفائدة لم يئولف مثله في الاسلام شكر الله سبحانه و تعالى سعي مولفه و قابله برحمته و كرمه." (۳۰)

"یہ عظیم کتاب ہے نفع بخش ہے اس کا بہت زیادہ فائدہ ہے اس جیسی اسلام میں کوئی اور کتاب نہیں لکھی گئی۔ اللہ تعالی کا شکر ہے کہ یہ ایک اچھی کوشش ہے اس کو تالیف کرنے میں اللہ کا کرم شامل ہے اس کی مقبولیت حاصل ہے اور اللہ کی رحمت اور کرم ہے۔"

اردو دائرہ معارف اسلامیہ میں ہے کہ کتاب الشفاء نبی کریم ﷺ کی سوانح ہے جس میں معترضین کو جواب دیئے گئے ہیں۔(۳۱)

لسان الدین خطیب تلمسانی فرماتے ہیں:

"شفاء عياض للصدور شفاء،وليس للفضل ود حواه خفاء ،هديته برلم يكن لجزيلها، سوى الاجر والذكر الجميل كفاء، وفي لنبي الله حق و فائه، واكرم اوصاف الكرم وفاء، وجاء به بحرا يفرق لفضله على البحر طعم طيب وصفاء، و حق رسول الله بعد وفاته رعاه واغفال الحقوق جفاء، هو الذجر يغني في الحياة غناء وينزل منه للبنين رفاء، هو الاثر المحمود ليس يناله وثور ولا يخشى عليه عفاء حرصت على الاطناب في نشر فضله وتمجيده لو ساعد تني وفاء."(۳۲)

"شفاء قاضی عیاض دلوں کی شفاء ہے اور جس فضیلت پر مشتمل ہے وہ مخفی نہیں یہ ایک نیک شخصیت کا ہدیہ ہے جس کا بدلہ صرف ثواب اور ذکر جمیل ہے انہوں نے رسول اکرم ﷺ کے ساتھ وفاء کا حق ادا کر دیا ہے اور کریموں کا بہترین وصف وفا ہی ہے ایسا سمندر لائے ہیں جو اپنی برتری کے لحاظ سے پانی کے سمندر سے فائق، خوش مزہ اور صاف ہے۔ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کی وفات کے بعد ان کے تمام حقوق کی رعایت کی ہے اور آپ ﷺ کے حقوق سے غفلت جفا ہے۔ یہ وہ ایسا ذخیرہ ہے جس کی دولت زندگی میں غنی کر دیتی ہے اور اسکی برکتیں بیٹوں کو (اولاد) پہنچتی ہیں وہ ایسا یادگار ہے جو کہ پرانی نہیں ہوتی اور اسکے فنا ہونے کا خوف بھی نہیں کیا جا سکتا اگر وفا نے میری ہموائی کی تو میں اس کی فضیلت اور بزرگی کو بھرپور طریقہ پر پھیلانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔"

حضرت ابوالحسن زبدی فرماتے ہیں:

"كتاب الشفاء شفاء القلوب قد ائتلفت شمس بر هانه فاكرم به ثم اكرم واعظم مدى الدهر من شانه اذا طالع المراء مضمونه رسى في الهوى أصل ايمانه وجاء بروض النقى ناشفاء ارائح ازها افنانه ونال علو ما تر قيه في الشريا السماء وكيوانه فا الله درابي الفضل اذجرى في الورى نيل احسانه يقرر قدر نبي الهدى اخير الانام بتبيانه فجازاه ربي خير الجزاء وجاد عليه بغفرانه و منه الصلوة على المجتبى وا صحا به ثم اعوانه مدى لا ينقضي دائما والا ينتهي طول ازمانه."(۳۳)

''کتاب الشفاء دلوں کی شفاء ہے جس کے برہان کا سورج پوری طرح جگمگا رہا ہے تو اس کی عزت وتکریم اور زندگی بھر اس کی عظمت وشان بیان کرتا رہ جب کوئی شخص اس کے مضمون کا مطالعہ کرتا ہے تو اس کے ایمان کی جڑ ہدایت میں مضبوط ہو جاتی ہے وہ تقوی اور نظافت کا ایساق باغ لائے جس کی شاخوں سے پھولوں کی خوشبو مہکتی ہے انہوں نے ایسے علوم پائے جو انہیں آسمان کے ثریا اور زحل تک لے جاتے ہیں حضرت ابی الفضل کی خوبی خدا کیلئے جن کا فیض احسان تمام مخلوق میں جاری ہے وہ اپنے مدلل بیان سے نبی ہدایت اور افضل الخلق ﷺ کی عظمت وشان بیان کرتے ہیں۔ میرا رب انہیں بہترین جزاء دے اور انہیں اپنی مغفرت سے نوازے اور اللہ تعالی کی طرف سے منتخب ترین ہستی ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ اور معاونین پر رحمت کاملہ نازل فرمائے جو آخر زمانہ تک ختم نہ ہو اور طویل زمانہ تک انتہا نہ ہو۔''

ملا علی قاری فرماتے ہیں:

"لما رایت کتاب الشفا فی شمائل صاحب الا صطفاء أجمع ما صنف فی بابه مجملا من الا ستیفاء لعدم امکان الوصول الی انتها ء الا ستقصا ء قصدت ان اخد مه بشرح"(۳۴)

''جب میں نے منتخب ترین ہستی ﷺ کے شمائل کے بیان میں کتاب الشفاء دیکھی جو اس موضوع پر اجمالا احاطہ کرنے والی کتابوں میں سے جامع ترین ہے کیونکہ کما حقہ احاطہ تک رسائی ممکن ہی نہیں تو میں نے شرح کے ساتھ اس کی خدمت کا ارادہ کیا۔''

شہاب الدین خفاجی نسیم الریاض میں فرماتے ہیں کہ:

"عوضت جنات عدن یا عیاض عن الشفاء الذی الفته عوض جمعت فیه احادیثا مصححة فهو الشفاء لمن فی قلبه من" (۳۵)

''اے قاضی عیاض آپ کو شفاء کی تالیف کے عوض جنات عدن دی جائیں آپ نے اس میں صحیح حدیثیں جمع کی ہیں یہ ہر اس شخص کے لیے عین شفاء ہے جس کے دل میں مرض ہے۔''

حضرت علامہ احمد شہاب الدین خفاجی مزید فرماتے ہیں کہ:

"واسمه موافق المسماه فان السلف الصالحین قالوا انه جرب قرائه الشفاء الا مراض وفک عقد الشد ند وفیه امان من الغرق والحرق والطاعون وببرکته ﷺ اذاصح الا عتقاد وحصل المراد"(۳۶)

''شفاء شریف کا اسم اس کے مسمی کے موافق ہے کیونکہ سلف صالحین فرماتے ہیں کہ اس کا پڑھنا بیماریوں کی

شفاء کی علامت ہے مشکلات کی گرہیں کھولنے میں مجرب ہے اور نبی کریم ﷺ کی برکت سے اس میں ڈو بنے، جلنے اور طاعون کی مصیبتوں سے امان ہے اور اگر اعتقاد صحیح ہو تو مراد حاصل ہو جاتی ہے۔"

علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی فرماتے ہیں:

" ومنهم من توسط و كان مذهبه حسن الاقتصاد فمن المختصرين الامام البارع القاضي عياض و حسبک بكتابه الشفاء الذى سار فى الآفاق و وقع على قبول الاتفاق " (۳۷)

'' بلند پایہ امام قاضی عیاض نے اختصار کے ساتھ سیرت پاک پر کتاب لکھی مشہور آفاق بالاتفاق مقبول کتاب شفاء پڑھنے والے کے لیے بہت کافی ہے۔''

صاحب روضات کا بیان ہے۔'' ہمارے اصحاب یعنی فرقہ امامیہ کے لوگوں نے بھی اس کے کثرت سے اقتباسات نقل کیے ہیں۔ در حقیقت اس میں بے شمار فوائد، بلند تحقیقات اور رسول ﷺ کی ولادت سے وفات تک کے حالات و واقعات کے متعلق حدیثیں شامل ہیں، مصنف نے اس میں اکابر شیوخ سے روایتیں نقل کی ہیں'' (۳۸)

اس کتاب کی سب سے بڑی مقبولیت کہ یہ نہ صرف علماء اور عوام میں مقبول ہے بلکہ نبی پاک ﷺ کی بارگاہ میں بھی اسے شرف قبولیت حاصل ہے چنانچہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی لکھتے ہیں:

'' کسی کتاب کی مقبولیت کے لیے اس سے بڑھ کر اور کیا سند ہو سکتی ہے کہ بارگاہ رسالت میں مقبول ہو جائے شفاء شریف کے لیے سب سے بڑا امتیاز یہی ہے ایک دفعہ آپ کے بھتیجے نے خواب میں دیکھا کہ قاضی عیاض آپ ﷺ کے ساتھ سونے کے تخت پر بیٹھے ہوئے ہیں یہ منظر دیکھ کر ان پر ہیبت طاری ہو گئی تو قاضی عیاض نے ان کی حالت کو محسوس کر لیا اور فرمایا بھتیجے میری کتاب شفاء کو مضبوطی سے پکڑے رہو اور اسے اپنے لیے دلیل راہ بناؤ گویا یہ اشارہ تھا کہ مجھے یہ منصب و کرامت اس کتاب کی بدولت ملی ہے۔'' (۳۹)

مندرجہ بالا تمام علماء کے اقوال سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ کتاب الشفاء ایک مقبول ترین کتاب ہے، بہت سے مؤلفین نے اس کو بطور ماخذ لیا ہے اور اس سے روایات لی ہیں۔

جہاں دل کھول کر اکابر علماء نے اس کتاب کی خوبیاں بیان کی ہیں تو دوسری طرف کچھ نے اس کتاب کو ہدف تنقید بھی بنایا چنانچہ شرح العقیدة الطحاویة للحوالی میں ہے:

"قد تحدث واطال فى موضوع الرؤية." (۴۰)

قاضی عیاض نے (روایت باری تعالیٰ ۔۔) بات کی لیکن اس نے رویت کے موضوع پر بحث کو طوالت دی۔

من مصادر السيرة النبوية میں ہے:

"القاضی عیاض لم یصرح بمصادرہ کلھا فی کتاب الشفاء سیرا علی مادرج علیہ اغلب المؤلفین القدامی." (۴۱)

"قاضی عیاض نے کتاب الشفاء میں تمام مصادر کی تصریح نہیں کی جس طرح کہ ان سے پہلے مصنفین کا اسلوب تھا اسی کو اختیار کیا۔"

ارشیف ملتقی اھل الحدیث میں ہے:

"ھذا الحدیث موضوع وھو من الاحادیث التی ذکرھا الغزالی فی الاحیاء والقاضی عیاض فی کتاب الشفا وقد تساھلا فی ذکر عدد من الاحادیث الموضوعة والباطلة والتی لاصل لھا..." (۴۲)

"یہ حدیث موضوع ہے جسے امام غزالی نے احیاء العلوم میں اور قاضی عیاض نے کتاب الشفاء میں ذکر کیا ان دونوں نے احادیث موضوعہ اور باطلہ کہ جن کی کوئی اصل نہ ہے کو کافی تعداد میں ذکر کر کے تساہل برتا۔"

ذہبی نے سیر اعلام النبلاء میں کہا:

"قاضی عیاض کی تصنیفات بہت عمدہ ہیں ان میں زیادہ عظیم المرتب اس کی کتاب الشفاء ہے۔ کاش کہ وہ اس کو من گھڑت حدیثوں سے پاک رکھتے۔ یہ ان سے اس لیے ہوا کہ انہیں فن حدیث میں تنقید کے اندر کوئی ذوق نہ تھا۔ اللہ انہیں ان کے حسن نیت پر ثواب دے اور انہیں اس سے نفع بخشے۔ وہ یہ کام کر گذرے اور اسی طرح اس میں تاویلات بعیدہ کا بھی گہرا رنگ ہے۔" (۴۳)

مختصرات وشروح:

اس کی شروحات لاتعداد ہیں جن کا شمار بھی مشکل ہے۔ مگر جو زیادہ مشہور ہیں اختصار کے ساتھ انہیں بیان کیا جاتا ہے۔ حاجی خلیفہ نے شروحات کی تفصیل کو کشف الظنون میں پانچ صفحات پر بیان کیا ہے۔ کتاب الشفاء کی سب سے پہلی شرح جو ابو المحاسن عبد الباقی بن عبد المجید القرشی (م-۷۴۳ھ) نے لکھی اور جس کا نام تلخیص الاکتفاء فی شرح الفاظ الشفاء ہے۔

دوسری شرح کا نام "زبدۃ المنتقی فی تحریر الفاظ الشفاء" ہے جو کہ حافظ برہان الدین ابراہیم بن محمد حلبی (م-۸۴۱ھ) نے لکھی۔ شرح ابو عبد اللہ احمد بن فہر بن مرزوق المالکی (۸۴۹ھ) مناہل اصفاقی تخریج احادیث الشفاء اس میں حافظ جلال الدین سیوطی نے شفاء کی حدیثوں کی تخریج کی ہے۔ شہاب الدین احمد بن حسین بن رسلان ملی شافعی (م-۸۴۴ھ) نے ایک مفید تعلیق لکھی۔ عماد الدین ابو الفدا اسماعیل بن ابراہیم بن [illegible] کنانی قدسی (م ۸۶۷ھ) نے شفاء کے

بعض الفاظ کی تشریح کی ہے۔

شرح ابوذر احمد بن ابراہیم حلبی (م ۸۷۱ھ) ''المنہل الاصفی فی شرح ماتمس الحاجۃ الیہ من الفاظ الشفاء'' جو کہ ابو عبداللہ محمد بن علی بن ابو شریف الحسنی (م ۹۳۱ھ) نے لکھی۔ ان کی شرح کتاب الشفاء کی شروحات میں سے بہترین شرح ہے۔ شرح الشیخ امام ابوالحسن علی بن محمد اقبرش الشافعی (م ۸۶۳ھ) الاصطفا لبیان معنی الشفاء شیخ شمس الدین ولجی (م ۹۳۸ھ) نے لکھی۔ ''مزیل الخفاء عن الفاظ الشفاء'' شیخ تقی الدین ابو العباس احمد بن محمد الشمنی۔ ''موارد الصفا موائد الشفاء شیخ علامہ ابراہیم المعروف بابن حنبلی، یہ معتبر شروحات کا انتخاب کرتے ہیں۔ شرح شیخ محمد بن حسن بن مخلوف الراشدی الحافظ۔ شرح کمال الدین محمد بن ابی شریف القدسی (م ۹۵۱ھ) شرح شیخ عبدالروف منیاوی (م ۱۰۳۱ھ)۔ شرح خلیل بکی (م ۱۰۳۷ھ)۔ شرح الشہاب خفاجی (م ۱۰۶۹ھ)۔ شرح القاری (م ۱۰۱۴ھ)۔ شرح علی بن احمد الحریشی (م ۱۱۴۳ھ)۔ حسن الوفا بالتنبیہ علی بعض حقوق المصطفی، شیخ محمد بن احمد اسنوی الشافعی۔ الشفاء المسمی بالوفا ابن الاخضر کی تلخیص کی ہے۔

القضا تحریر الشفاء، قطب الدین محمد بن محمد بن خیضری (م-۸۹۴ھ) کی تلخیص، شیخ اسلام مولی اسحٰق بن شیخ الاسلام اسماعیل آفندی (م-۱۱۲۷ھ) نے شفاء کا ترکی میں ترجمہ کیا ہے۔ حرمین کے مفتی مولی ابراہیم حنف نے بھی ترکی میں ترجمہ کیا ہے۔ بعض مصنفین نے اس کی ساتھ مسند حدیثوں کو ایک علیحدہ جز میں جمع کیا ہے۔ (۴۴)

کتاب الشفاء کی جو شروحات زیادہ مشہور ہیں۔ ان میں سے چند ایک کا ذکر اور وضاحت ضروری ہے جو کہ درج ذیل ہے۔

شرح الشفاء از ملا علی قاری: اس کے مئولف علی بن سلطان محمد القاری الھروی ہیں۔ یہ شرح ۱۳۰۹ھ میں مکمل ہوئی۔ فتح الفیاض مؤلف ابوالحسن علی بن احمد الفاسی (م-۱۱۴۳ھ) ہیں۔ یہ شرح مخطوط شکل میں ہے اور اس کی طباعت نہیں ہوئی۔ مزیل الخفاء عن الفاظ الشفاء یہ حاشیہ ہے جس کے مولف شیخ تقی الدین احمد بن محمد بن حسن علی۔ یحیٰ بن محمد التقی السکندری القاہری ہیں جو کہ الشمنی کے نام مشہور ہیں۔ اس میں مفردات کی تفسیر اور مشکلات کا حل اور طلباء کے لیے نفع بخش ہے مزیل الخفاء، دو جلدوں میں ہے اور اس کی طباعت قاہرہ میں ہوئی۔ الشفاء کے تمام اجزاء اس میں مجلد ہیں۔ مختصر الشیخ سویدان، اس کے مؤلف شیخ عبداللہ بن علی سویدان ہیں۔ یہ شرح مخطوطہ کی شکل میں ہے اور طبع نہ ہوئی ہے۔ یہ نسخہ مکتبہ از ہر شریف میں موجود ہے۔

حواشی وحوالہ جات

۱۔ ابن الابار، المعجم فی اصحاب ابی علی صدفی، دار احیاء التراث العربی، بیروت لبنان، ص ۲۹۳

۲۔ ابن خلکان، ابو العباس شمس الدین احمد بن محمد، وفیات الاعیان، ۵۴/۳

۳۔ حمادہ، فاروق، ڈاکٹر، مصادر السیرۃ النبویۃ وتقویمہا، دار الثقافۃ، ص ۱۰۳

۴۔ عیاض، قاضی، کتاب الشفاء، دار الفکر، بیروت، ۲۳۶/۱

۵۔ المقری، شہاب الدین احمد بن محمد، ازھار الریاض فی اخبار قاضی عیاض، منشورات الشریف الرضی قم، ۲۲/۱۔۲۳

۶۔ ایضاً، ۲۲/۱۔۲۳

۷۔ قفطی الوزیر، جمال الدین، انباہ الرواۃ، دار الکتب مصریہ، ۱۳۷۱ھ، ۲۶۳/۲۔۲۶۳

۸۔ ذہبی، امام ابو عبداللہ شمس الدین، تذکرۃ الحفاظ، مطبع الہند، ۱۳۳۳ھ، ۹۶/۴

۹۔ حنبلی، ابن عماد، شذرات الذھب، المکتب التجاری، بیروت، ۱۳۸/۴

۱۰۔ یوسف بن تغری بردی، النجوم الزاہرہ۔ ملوک مصر القاہرہ، ۲۸۳/۵

۱۱۔ ابن بشکوال، کتاب الصلہ، ص ۴۲۷، ۴۲۸

۱۲۔ عیاض بن موسیٰ، از ع معلوم، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، دانشگاہ پنجاب، لاہور، ۱۹۸۲ء، ۳۵۱/۲

۱۳۔ المقری، شہاب الدین احمد بن محمد، ازھار الریاض، ۲۹/۱

۱۴۔ عبداللہ، ڈاکٹر، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، دانشگاہ پنجاب، لاہور، ۱۹۸۰ء، ۲۹۶/۱

۱۵۔ المقری، شہاب الدین احمد بن محمد، ازھار الریاض، فہرس الفہارس، ۱۸۳/۳

۱۶۔ واجدی، محمد فرید، دائرہ معارف القرآن العشرین، دار المعرفۃ، بیروت س ن، ۲۹۳/۶

۱۷۔ ابن فرحون، الدین المذہب، فاس، ۱۳۱۶ھ، ص ۱۶۹

۱۸۔ ترابی، بشیر علی حمد، ڈاکٹر، القاضی عیاض، وجہودہ فی علم الحدیث، ص ۴۷

۱۹۔ الکتانی، فہارس الفہارس، ۱۸۵/۲

۲۰۔ المقری، شہاب الدین احمد بن محمد، ازھار الریاض فی اخبار قاضی عیاض، ۴۷/۱

۲۱۔ ایضاً، ص ۴۷

۲۲۔ محمد اکرم، ڈاکٹر، محمد رسول اللہ ایک آفاقی پیغمبر، بیکن بکس گلگشت ملتان ۲۰۰۲ء، ص ۲۲

۲۳۔ عیاض، قاضی، کتاب الشفاء، دار الفکر، بیروت، ۳۱۲/۲

۲۴۔ ضیاء الدین، اصلاحی، تذکرۃ المحدثین، دار المصنفین شبلی اکیڈمی اعظم گڑھ، ہند، ستمبر ۱۹۹۷ء، ۳۵۹/۲

۲۵۔ ترابی، بشیر علی حمد، ڈاکٹر، القاضی عیاض، وجہودہ فی علم الحدیث، ص ۳۲۸

۲۶۔ حریشی، الفتح الفیاض، رباط، ص ۱

۲۷۔ عباس بن ابراہیم، الاعلام، مراکش، ۳۳۵/۹

۲۸۔ ابن فرحون، دیباج المذھب، المعاہد، قاہرہ، ص ۱۷۰

۲۹۔ قاضی عیاض، از عبدالحکیم شرف، قادری، نقوش رسول نمبر، ۶۳۰/۱

۳۰۔ حاجی، خلیفہ، کشف الظنون، ۱۰۵۲/۱

۳۱۔ قاضی، عیاض بن موسیٰ، از نامعلوم، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ۳۵۱/۱

۳۲۔ دہلوی، شاہ، عبدالعزیز، بستان المحدثین، ص ۳۳۳، ۳۳۲

۳۳۔ ایضاً، ص ۳۳۲

۳۴۔ ملا علی قاری بن سلطان، شرح الشفاء، بیروت، ۵۲/۱

۳۵۔ خفاجی، احمد شہاب الدین، نسیم الریاض، مطبوعہ بیروت، ۵۲/۱

۳۶۔ ایضاً، نسیم الریاض، ۵۲/۱

۳۷۔ قادری، عبدالحکیم شرف، قاضی عیاض، نقوش رسول نمبر ا، ج ا، ص ۶۳۰

۳۸۔ محمد باقر بن زین العابدین الشمشی، روضات الجنات، ص ۵۱۶

۳۹۔ محمد طفیل، نقوش رسول نمبر، عبدالعزیز شاہ، محدث، دہلوی، ادارہ فروغ اردو، لاہور، ۱۹۸۲، ص ۶۳۹

۴۰۔ الحوالی، سفر بن عبدالرحمٰن، شرح العقیدۃ الطحاویہ للحوالی، ۱۷۸۵/۱

۴۱۔ حمادہ، فاروق، ڈاکٹر، من مصادر السیرۃ النبویہ، دار الثقافۃ، ۱۱/۱

۴۲۔ الخوانساری، ارشیف ملتقی اہل الحدیث ۳، ج ا، ص ۴۳۶۹

۴۳۔ الذھبی، امام ابوعبداللہ شمس الدین، سیر اعلام النبلاء، ج ۲۰، ص ۲۱۶

۴۴۔ ترابی، بشیر علی حمد، ڈاکٹر، القاضی وجھودہ فی علم الحدیث، ص ۲۲